

Lapervah Maan لاپرواہ ماں

[آج جو کہانی میں آپ کو سنانے جا رہی ہوں وہ آپ کو اندر تک بلا کر رکھ دے گی۔ لوگ بیٹیوں کی پیدائش سے نہیں بلکہ ان کے نصیب اور قسمت سے ڈرتے ہیں کسی بھی بیٹی کی ذرا سے لرزش اسے اندھے کوئیں میں دکھیل دیتی ہے۔ یہ کہانی میرے محلے کی ہے۔ پانچ بھائیوں کی اکلوٹی بہن مہ پارہ، انتہائی ناز و نعم میں پلی بڑھی تھی۔ اس کی والدہ ایک سمجھ دار خاتون تھیں لیکن ان میں ایک خامی تھی کہ وہ اپنی بیٹی کو پاس پڑوس میں جانے سے منع نہیں کرتی تھیں۔ وہ اپنی بیٹی کو بہت محبت اور پیار سے رکھتی تھیں۔ مہ پارہ فطرتاً خاموش طبع اور شریف لڑکی تھی۔ ہمارے محلے میں بہت سارے گھر تھے جو تقریباً سب ہی آپس میں رشتہ دار تھے۔ جن دنوں یہ واقعہ پیش آیا، مہ پارہ ساتویں کلاس کی طالبہ تھی۔ تقریباً اس کی عمر بارہ برس تھی۔ پڑوس میں ایک میاں بیوی اور ان کے چار بچے تھے۔ ان کے گھر اس لڑکی کا آنا جانا تھا ان کے گھر کے سربراہ کا نام سالار تھا جسے سب لالا، لالا کہتے تھے۔ لالا ایک دھوبی تھا۔ وہ مہ پارہ کا رشتہ دار نہ تھا، صرف محلے دار تھا۔ لالا جب چھوٹا تھا تو اس کی تین خوبصورت بہنوں کو ستارہ کے تایا نے اپنی باتوں کے جال میں پھنسا کر بے ابرو کیا تھا۔ اب تو ان کی شادیاں ہو چکی تھیں اور ان کے بچے بھی کافی بڑے تھے۔ لالے کے ذہن میں کہیں کسی جگہ یہ نقش تھا کہ مہ پارہ کے تایا نے میری بہنوں کی عزتوں کو پامال کیا تھا مگر ان باتوں کو کافی عرصہ گزر گیا تھا۔ محلے والے بھی بھول بھال گئے تھے۔ مہ پارہ کا لالے کے گھر بہت آنا جانا تھا۔ اس کی لاپرواہی و اماں بھی اسے نہ روکتی کہ اکلوٹی بیٹی ہے، گھر میں کوئی بہن نہیں ہے، اسی لئے لالے کے بچوں سے کھیلتی ہو گی۔ لالے کی بیوی کو اپنی نندوں کی سابقہ زندگی کے بارے میں کچھ پتہ نہ تھا۔ وہ مہ پارہ کے ساتھ بہت اچھے طریقے سے پیش آتی تھی لیکن لالے کے دل میں کیا ہے کسی کو پتہ نہ تھا۔ اس نے آہستہ آہستہ مہ پارہ کو اپنی جھوٹی محبت کے جال میں پھنسا لیا جس کی کسی کو بھی کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔ کہاں ایک کم عمر لڑکی اور کہاں اٹھائیس سال کا مرد۔ مہ پارہ کی ماں کو محلے والے بھی کہتے تھے کہ اپنی بیٹی کو ان کے گھر اتنی دیر تک نہ جانے دیا کرو۔ کیا خبر اس کی بیوی سعدیہ گھر میں ہوتی ہے یا میکے گئی ہوئی ہے؟ سعدیہ ایک بھولی عورت تھی، جس کو لالے جیسے یتیم لڑکے کے ساتھ بیاہ دیا گیا تھا۔ بہر حال مہ پارہ کی ماں نے اپنی بیٹی کو نہ روکا۔ وہ کھلم کھلا سعدیہ کے گھر پر پائی جاتی تھی۔ ایک دن ہم سب اسکول سے واپس گھر آئے تو دیکھا کہ مہ پارہ کی والدہ پریشان سب لڑکیوں سے پوچھتی پھر رہی تھی کہ میری بیٹی ابھی تک اسکول سے نہیں آئی اللہ خیر کرے۔ ہم سب بھی پریشان ہو گئے کہ صبح تو وہ ہمارے ساتھ تھی مگر چھٹی کے وقت ساتھ نہیں آئی۔ کچھ دیر بعد پورے محلے میں پوچھ گچھیں ہونا شروع ہو گئیں کہ مہ پارہ اسکول سے واپس گھر نہیں آئی۔ سب جگہ تلاش شروع ہو گئی۔ اسکول سے پتا کیا تو معلوم ہوا کہ صبح گیت تک ساتھ آئی تھی پھر چیڑاسی سے کہا کہ میں یہ سامان اپنے کزن کو دینا بھول گئی، ابھی آتی ہوں، لیکن وہ واپس نہیں آئی۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ جس کے ساتھ بھی گئی ہے، اپنی مرضی سے گئی ہے۔ محلے والوں نے مہ پارہ کی والدہ کے کان میں بات ڈالی کہ بی بی لالے کے گھر بھی پوچھ لو۔ شاید اس کی بیوی کو خبر ہو لیکن وہاں تو تالا تھا، پھر تھانے میں رپورٹ درج کروائی گئی۔ سب کا شک لالے کی طرف گیا کہ وہ اس کی بیٹی کے آگے پیچھے پھرتا تھا، ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ پولیس نے اس کے دوستوں کو پکڑ لیا۔ ان سے پوچھ گچھ کی گئی و پتا چلا کہ لا لا مہ پارہ کو لے کر ملتان چلا گیا ہے، جدھر اس کی بہن کا گھر تھا۔ پولیس مہ پارہ کے بھائیوں کے ساتھ لالے کی بہن کے گھر پہنچی تو دیکھا، مہ پارہ دولہن بنی بیٹھی تھی اور نکاح خواہ بھی آچکا تھا۔ پولیس نے مہ پارہ کو بازپا کروایا اور لالے کو تھانے پکڑ کر لے آئے۔ اس نے اقرار کیا کہ میں نے بی بی مہ پارہ کو اپنے جال میں پھنسا دیا تھا کہ اپنی بہنوں کی عزت کا بدلہ لے سکوں تا کہ میرے دل کی آگ ٹھنڈی ہو۔ مہ پارہ کو گھر واپس لے آئے۔ ہمارے علاقے میں جو بچیاں ایسا کام کرتی ہیں تو پورا خاندان ہر نام ہو جاتا ہے یہ بات تقریباً 1992 کی ہے۔ جب خاندان بد نام ہو غیرت کے نام پر قتل کرنا فخر کی بات سمجھی جاتی تھی۔ سب خاندان والے مہ پارہ کی فیملی سے نفرت کرنے لگے۔ اس کے باپ بھائی بھی شر مند تھے۔ خاص طور پر مہ پارہ کی ماں کہ اے کاش میں اس وقت ہوش کے ناخن لے لیتی تو آج یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ مہ پارہ خود حیران تھی کہ وہ اس حال میں کیسے پہنسی۔ ادھر لالے پر کیس چلا اور اسے اغوا کے جرم میں جیل ہو گئی۔ بیوی اپنے بچے لے کر میکے جا بیٹھی جا کچھ عرصہ بعد شوہر کی بے وفائی کا غم سینے سے لگا کر فوت ہو گئی۔ لالے کی بچیاں اپنی پھوپھیوں کے گھر ایک ایک کر کے رہنے لگیں۔ ماں باپ کی شفقت سے محروم بیٹیاں پھوپھیوں نے آپس میں بانٹ لیں کہ ہم ان کی پرورش کریں گے کیونکہ بچیوں کا تنہا غریب تھا۔ وہ ان کا بوجھ نہ اٹھا سکتے تھے۔ ادھر مہ پارہ کے بھائی بہن کو گھر میں برداشت نہیں کرتے تھے۔ پورے خاندان میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جو مہ پارہ کو اپناتا۔ آخر کار اس کی خالہ جو جھنگ میں رہتی تھی اس نے قریبی گانوں میں ہی کوئی اچھا سا لڑکا دیکھ کر مہ پارہ کا نکاح کر وا دیا۔ وہاں اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ مہ پارہ پانچ بچوں کی ماں بن گئی۔ اس کا شوہر جب مہ پارہ کے میکے آتا تو کوئی نہ کوئی بھائی اس کے شوہر کے ساتھ ساتھ رہتا تھا کہ علاقے کے لوگ بھی مہ پارہ کا ماضی نہ بتادیں لیکن کسی بد خواہ نے شوہر کو اکیلا پا کر مہ پارہ کا ماضی بتا دیا جسے سن کر وہ بہت و دل گرفتہ ہوا اور ستارہ کے ساتھ خوب جھگڑا کیا۔ روز اسے ڈنٹوں سے خوب مارتا، اسے ذلیل کرتا اور وہ بچاری ظلم سہتی رہتی۔ مہ پارہ کے شوہر کو کسی بد بخت نے غموں سے نجات دلانے کے بہانے نشے کے لت لگا دی اور وہ مکمل طور پر نشہ بن گیا۔ کئی گنی دن گھر نہ آتا۔ ادھر بچوں کا خرچہ بھی مہ پارہ کی ماں بھجواتی تھی۔ آخر کار ایک دن شوہر نے اپنی بیوی کو خوب مارا اور طلاق دے دی۔ وہ پانچ بچوں کے ساتھ اپنی ماں کے گھر آ بیٹھی۔ بھابھیاں اور بھائی تو اسے پہلے ہی ناپسند کرتے تھے، اب اس پر آسمان بھی ٹوٹ پڑا۔ ماں، مہ پارہ اور اس کے بچوں کے ساتھ کرائے کے مکان میں رہنے لگی اور بوڑھا باپ اس کے بچوں کا خرچہ اٹھانے لگا کیونکہ گھر پر بھابھیوں کا قبضہ تھا۔ وہ کسی صورت بھی اس کو اپنے گھر میں جگہ دینے کو تیار نہ تھے۔ بوڑھا باپ اپنی زمین پر کاشت کاری کر کے مہ پارہ اور اس کے بچوں کا خرچہ پورا کرتا تھا۔ ادھر لالے کو جیل میں ہی پولیس تشدد سے کچھ ایسی کاری ضرور میں لگیں کہ کچھ عرصے بعد وہ فوت ہو گیا۔ شاید اس المیہ میں زیادہ قصور مہ پارہ کی والدہ کا ہے۔ اگر وہ اپنی بیٹی کو گھر پر رہنے کی تلقین کرتی، اس کو کنٹرول کرتی تو شاید آج نہ بی لالے کی بیٹیاں در بدر پھر رہی ہوتیں اور نہ مہ پارہ کے بچے بنا باپ کے پرورش پاتے۔ دونوں گھرانے یوں برباد ہوئے کہ ان کے خاندان کی عزت تار تار ہو گئی، سب ختم ہو گیا کیونکہ آگے بھی مہ پارہ کی بچیوں کا کوئی مستقبل نہیں،

کسی اچھے گھر میں کون ان کو اپنائے گا ؟ سب ان پر طعنہ زنی کرتے ہیں کہ اگر تمہاری ماں غلط قدم نہ اٹھاتی تو آج تم پرورش پار ہے ہوئے ۔ عزت کی زندگی گزار رہے ہوتے ۔ اب تو ستارہ کو بھی اپنی کم عقلی ہے رونا اٹا ہے ۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کا خاص خیال رکھیں ، ان کے چال چلن پر مکمل نظر رکھیں اور انہیں زیادہ ڈھیل نہ دیں ۔ ماں کی لاپرواہی نے دو گھرانوں کی آنے والی نسلیں تباہ کر دیں ۔"